

حج کا پیغام امت مسلمہ کے نام

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ 26 ۚ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ 27 ۚ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ 28 ۚ ثُمَّ لِيَنْقُضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ 29 ۚ ذَٰلِكَ ۖ

سورة الحج

یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے ابراہیمؑ کے لیے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو، (26) اور لوگوں کو حج کے لیے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں، (27) تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لیے رکھے گئے ہیں، اور چند مقرر دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں، (28) پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ (29) یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد)

حج زیارت کا قصد کرنے کو کہتے ہیں اللہ کے گھر کی زیارت کا قصد

حاجی اللہ کے گھر کی زیارت کا قصد کرنے والا ضیف الرحمن، اللہ کا مہمان

حج کی اہمیت

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ 97 ۚ سورة آل عمران

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ابراہیمؑ کا مقام عبادت ہے، اور اُس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔ (97)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً ثَبَلَّغَهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ترمذي (حدیث ضعیف)

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُوسِرٌ لَمْ يَحُجَّ ، فَلَيْمَتْ عَلَى أَيِّ حَالٍ شَاءَ ، يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

حج بحیثیت عبادت کے ایک جامع عبادت ہے۔ تمام عبادتوں کی روح حج میں کار فرما نظر آتی ہے

• حج میں حاجی لبیک لبیک پکارتا ہوا۔ عبادت کے مرکز بیت اللہ کی طرف منہ کئے۔ اللہ کا ذکر کرتا اس کی طرف دوڑتا ہے۔ اور پھر طواف و رکوع و سجود کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

گویا حج نماز بھی ہے۔

• حج کے لیے آدمی اپنے پیسے مال و متاع خالص اللہ کی خاطر، اللہ کے حق کے طور پر مال کا انفاق کرتا ہے۔ گویا حج زکات بھی ہے۔

- حاجی حج کے لیے احرام باندھ لیتا ہے تو بہت سی ایسی چیزیں جو لذت و آرائش والی ہوتی ہیں مثلاً ازدواجی تعلقات وغیرہ جو عام حالات میں جائز ہیں اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے۔ شکار کر کے گوشت کھانا منع ہو جاتا ہے
- وہ اللہ کی خاطر ایک خاص وقت کے لیے اللہ کی عام حالت میں حلال کردہ چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے
- **گویا حج روزہ بھی ہے۔**
- حج کے لیے آدمی جسم کی مشقت بھی برداشت کرتا ہے اور قربانی بھی دیتا ہے۔ حاجی حج کے دوران اللہ کی فوج کا سپاہی بنا نظر آتا ہے جو ایک ڈسپلن کے ساتھ ہر ہر مقام سے کوچ کرتا اور دوسرے مقام پر ٹھہرتا نظر آتا ہے
- نظم و ضبط کے ساتھ ایک قاعدے کے تحت تمام مناسک ادا کرتا ہے
- **گویا حج جہاد بھی ہے۔**
- حاجیوں کے قافلے، جوق در جوق تیزی کے ساتھ لبیک اللہ لبیک کہتے ہوئے اس حالت میں نکلتے ہیں کہ سب کے جسم پر ایک ہی سادہ لباس ہے۔ ہر ایک اپنی امتیازی صفت کو کھو چکا ہے۔ سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہے تو دیکھنے والوں کو یہ دیکھ کر قرآن کی وہ آیت یاد آنے لگتی ہے وَ نُفِخْ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ یسین ”پھر ایک صور پھونکا جائے گا اور یکایک یہ اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔“ گویا حج قیامت اور آخرت پر ایمان بالغیب اور حشر کو تصوراتی طور پر اپنے اوپر طاری کر لینے کا بھی نام ہے۔
- **حقیقت تو یہ ہے کہ حج تمام عبادتوں کا سردار ہے اور جامع ہے۔**

حقیقتِ حج

- آدمی عام طور پر سفر کرتا ہے تو
 - سب اپنی خاطر گھر چھوڑنا، بال بچوں سے جدائی، مال خرچ کرنا
 - قربانی کا کوئی سوال نہیں
- **مگر حج کا سفر بالکل مختلف ہے**
- **ہے بلکہ صرف اللہ کے لیے ہے**
- کسی کا سفر حج خود اس بات کی دلیل ہے کہ
 - اس کے اندر خوفِ خدا بھی ہے اور محبتِ خدا بھی اور فرض منصبی کا احساس بھی ہے
- اللہ کے دین کی اشاعت و قیام کے لیے حضرت ابراہیمؑ اپنے وطن سے نکلے
 - حاجی بھی اپنے وطن سے نکل کر زبانِ حال سے یہ کہتا ہے کہ وہ دین کی خاطر ہے
 - وطن ہونے کے لیے تیار ہے، اگر کسی وقت خدا کی راہ میں نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ نکل سکتا ہے، تکلیفیں اٹھا سکتا ہے اپنے مال اور اپنی راحت کو خدا کی خوشنودی پر قربان کر سکتا ہے۔

حقیقت میں حج ذریعہ ہے

- تربیت کا، تزکیہ نفس کا، تہذیب نفس کا بہترین ذریعہ ہے
- تعلق باللہ کا، للہیت کا
- ایثار و قربانی کا، بے لوثی و بے غرضی کا
- ملت کی بیداری کا

1. **سفر** جب کوئی آدمی ایسے پاک ارادے سے سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت کا حال ہی کچھ اور ہوتا ہے۔
 - دل میں خدا کی محبت کا شوق بھڑک اٹھا ہو اور جس کو ادھر کی لو لگ گئی ہو اس میں پھر نیک ہی نیک خیال آنے شروع ہو جاتے ہیں
 - گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور لوگوں سے اپنا سنا بخشو اتا ہے
 - کسی کا حق اس پر آتا ہو تو اسے ادا کرنے کی فکر کرتا ہے تاکہ خدا کے دربار میں بندوں کے حقوق کا بوجھ لادے ہوئے نہ جائے
 - برائی سے اس کے دل کو نفرت ہو جاتی ہے۔ بھلائی کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے نیکی کا جذبہ بڑھتا چلا جاتا ہے
 - بد کلامی بے ہو دگی، بے حیائی، بد دیانتی اور جھگڑا فساد کرنے سے خود اپنی طبیعت اندر سے رکتی ہے
 - یہ سفر پورے کا پورا عبادت ہوتا ہے۔ یہ سفر ہر دم آدمی کے نفس کو پاک کرتا رہتا ہے۔
 - جس بستی سے حج کے لیے لوگ روانہ ہوتے ہیں اور پھر واپس آتے ہیں اُس بستی پر روحانیت کا غلبہ ہوتا ہے
 - لوگوں پر بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں
- پیغام:** اللہ کے لیے اللہ کے دین کی خاطر ہر چیز کو چھوڑنے پر راضی ہیں جیسے ہی اللہ کی طرف بلانے والا ہمیں آواز دے ہم لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ کہتے ہوئے دوڑ پڑیں

2. **احرام** احرام ایک چادر لپیٹنے کی اور دوسری چادر تہ بند کے طور پر۔ اور ایک جوتی کے سوا کچھ نہیں
 - **ایک فقیرانہ لباس** اب تک جو کچھ تم تھے سو تھے مگر اب خدا کے دربار میں ظاہر میں بھی فقیر، دل کے فقیر بننے کی بھی کوشش
 - رنگین لباس کے بجائے فقیروں کا سادہ لباس، آرائش و زینت سے پرہیز، عورت اور مرد کے تعلقات بند اور شکار ممنوع
 - جب حاجی یہ رنگ اختیار کرے گا تو اس کے باطن پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اندر سے دل بھی فقیر بنے گا۔ کبر و غرور نکلے گا۔
 - مسکینی اور امن پسندی پیدا ہوگی۔ دنیا اور اسکی لذتوں میں پھنسنے سے جو کچھ آلائش روح کو لگ گئی تھیں وہ صاف ہونگی
 - **خدا پرستی کی کیفیت باہر و اندر دونوں طرف طاری ہو گی۔**
- پیغام:** حقیقت میں ہم اللہ کے غلام ہیں اور اس کے در کے بھیکاری ہیں دنیا میں بسنا ہے لیکن دنیا کو اپنے دل میں بسانا نہیں ہے
- خدا پرستی ہمارا اصل لباس ہے اُسی کو اختیار کرنا ہے ظاہری زیب و زینت کی اجازت دی گئی ہے لیکن وہ اصلاً مطلوب نہیں

3. **تلبیہ** احرام باندھنے کے ساتھ ہی ہر حاجی چند کلمات دہرانے لگتا ہے۔ جن کو وہ نماز کے بعد اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے، ہر پستی میں اترتے ہوئے، ہر قافلے سے ملتے وقت اور ہر روز نیند سے بیدار ہو کر بلند آواز سے پکارتا ہے کہ
 - لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۚ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۚ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاضر ہوں میرے اللہ میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں یقیناً سب تعریف تیرے ہی لئے ہے نعمت سب تیری ہے اور ساری بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

- ساڑھے چار ہزار سال پہلے ابراہیمؑ کو اللہ نے حکم دیا تھا کہ ندا دیں آج لوگ لَبَّيْکَ کی صدا کے ساتھ دوڑے چلے آرہے ہیں

پیغام: اللہ کی، اللہ کے رسول ﷺ کی، اسلام کی ہر پکار پر لَبَّيْکَ کی صدا لگائیں اپنے قول و عمل سے اُس کی گواہی دیں

4. **طواف** حاجی مکہ پہنچتا ہے اپنے عقیدے، اپنے ایمان، اپنے دین و مذہب کے اس مرکز کے گرد چکر لگانا شروع کرتا ہے

- کعبہ کا طواف اس حقیقت کا مظہر ہے کہ بندہ اپنے رب کو پا کر پروانہ کی طرح دیوانہ وار اس کے گھر کے گرد گھوم رہا ہے
- حجر اسود کو چوم رہا ہے، بوسہ دے رہا ہے
- جب وہ ملتزم کو پکڑ کر دعا کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کو اپنے آقا کا دامن ہاتھ آگیا ہے جس سے وہ بے تابانہ لپٹ گیا ہے اور اپنی ساری بات اس سے کہہ دینا چاہتا ہے۔ اپنی ہستی کو اس کے سامنے انڈیل دینا چاہتا ہے

پیغام: ہماری زندگی کا محور اللہ کی ذات مبارک ہے ہماری زندگی اسی کی رضا کے اطراف گھومے گی وہی مقصود و محور ہے

یہی تکمیل ایمان ہے
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ فِي اللَّهِ وَأَبْغَضَ فِي اللَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ

5. **سعی** پھر وہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑتا ہے

- دیوانہ وار ایک پہاڑی سے دوسری کی طرف دوڑتا چلا جاتا ہے
- اس دوران کسی چیز پر نگاہیں لگی ہیں، تلاش کر رہی ہیں تو وہ

ہے
پیغام: یونہی اپنے مالک کی خدمت میں اور یونہی اس کی خوشنودی کی طلب میں ہمیشہ دوڑتا رہے گا

اللہ کی خاطر وہ آخری حد تک جانے کے لیے تیار ہے خواہ اس کے گھر والوں پر وہ کیفیت گزر جائے جو ہاجرہ اور اسمعیلؑ پر گزری تھی۔

6. **منیٰ عرفات مزدلفہ** حاضری اور قیام

- تمام تیاریوں نے اسے اللہ کا سپاہی بنادیا ہے، اب پانچ روز اس کو کیمپ کی سی زندگی بسر کرنی ہے
- پہلے منیٰ میں جمع ہیں تو دوسرے دن عرفات میں کیمپ ہے، مزدلفہ میں رات گزرتی ہے اور منیٰ میں پڑاؤ
- جبل رحمت کے زیر سایہ مناجات ہیں
- عرفات کا میدان گویا حشر کے میدان کا منظر پیش کرتا ہے۔ آج صدق دل سے مانگو کہ جو مانگو گے ملے گا۔

پیغام: عرفات کی یہ حاضری آدمی کو حشر کے دن خدا کے سامنے اپنی حاضری کی یاد دلاتی ہے کل اسی طرح پیشی ہونی ہے

اللہ کے دین کی خدمت کے در بدر پھرنے کے لیے تیار ہے

7. **رمی جمار** شیطانوں کو کنکریاں ماری جارہی ہیں

• یہاں رمی جمار ہے بڑے شیطان، منجھلے شیطان اور چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارنا

پیغام: اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کے راستے پر چلنے میں جب جب شیطان راستہ روکے گا میں اسی طرح اسے بھگاؤں گا

8. قربانی اللہ کی راہ میں ، اللہ کی خوشنودی کے لیے جانور کی قربانی

- جانور کی یہ قربانی پیش کرنے والا حاجی دراصل ان مجاہدانہ جذبات کو تازہ کرتا ہے کہ اسماعیلؑ کی طرح میری جان بھی راہ خدا میں قربان ہونے کے لیے تیار ہے
- قربانی حاجی میں جان نثاری اور فدا کاری کے جذبہ کو ابھارنے کا سبب بن جاتی ہے۔

پیغام: جس طرح میں اس جانور کو قربان کر رہا ہوں اسی طرح میں بھی خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لیے ہی ہوں

جانور کا یہ خون دراصل میرے خون کا قائم مقام ہے
اللہ کا اشارہ ہو تو میں اپنا خون اس کی راہ میں بہانے کے لیے اسی طرح تیار ہوں جس طرح آج اس کے حکم سے اس کا خون بہا رہا ہوں
اس راہ میں جو قربانی مانگی جائے گی ، میں دینے کے لیے تیار ہوں

اجتماعی فائدے، پیغام

1. حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے کبھی آپ نے غور کیا ہے کیوں؟

- نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے، روزہ سال میں ایک مہینہ کا فرض ہے، زکات سال میں ایک مرتبہ فرض ہے

• حج اتنی پُر اثر عبادت ہے، اتنی بڑی خوراک ہے کہ اگر کوئی پوری توجہ، اخلاص اور اس کی روح کے ساتھ حج ادا کرے تو

- اس کی زندگی میں غیر معمولی انقلاب رونما ہو سکتا ہے

پیغام: اگر ہم حج کی روح sprit کو اپنی زندگی میں پیدا کریں گے تو ایک عظیم انقلاب رو نما ہو سکتا ہے

2. عالمی امت

- حج میں تمام دنیا سے، دنیا کے ایک ایک گوشے سے لوگ آتے ہیں
- کیا گورا، کیا کالا۔ کیا شرقی کیا غربی۔ کون امیر کون غریب سب برابر کے شریک ہیں
- لباس ایک، کلمہ ایک، سمت اور قبلہ ایک، امام ایک، مقصد ایک
- مسلک کوئی ہوئی، کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو سارے مناسک ایک ساتھ ادا کیے جاتے ہیں

پیغام: ایک عالمی امت ہونے کا قوی احساس ہم جہاں بھی ہوں، چاہے اقلیت میں ہوں ایک

عالمی امت کا حصہ ہیں

اتحاد امت کا سبق تمام فقہی، علمی اور مسلکی اختلافات کے باوجود ایک امت ہیں

اسی پیغام کو عام کرنے کی آج شدید ضرورت ہے
آج امت مسلمہ کو عموماً اور امت مسلمہ ہند کو خصوصاً مختلف اختلافات میں الجھا کر پارہ پارہ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے

3. مرکز اسلام میں احيائے اسلام کے ماڈل کا مشاہدہ

- سرزمین حجاز، مکہ مدینہ اور اطراف کا علاقہ، ہی وہ جگہ ہے جہاں اسلام کا اور مکمل ماڈل تیار ہوا تھا
- اسلام ایک مکمل اور تابندہ شکل میں اپنے عروج کو پہنچا
- اللہ کے رسول ﷺ نے حج اُس وقت ادا کیا جب اسلام کی تکمیل کا وقت آگیا
- سیرت النبی ﷺ کا اور نزول قرآن کے بلیو پرنٹ کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے

الغرض حج نام ہے

1. محبت کا

اللہ سے محبت کا، اظہار محبت کا، والہانہ عشق و عقیدت کا

والہانہ سفر، طواف، غلاف کعبہ لیٹ کر دعا، حجر اسود کا بوسہ، سعی، قربانی، عرفات میں حاضری

مومن کا سب سے بڑا سرمایہ اللہ سے شدید محبت وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

2. اطاعت کا

اللہ اکی اطاعت، مکمل اطاعت

ہر حال میں اطاعت، بلا شرط اطاعت

جہاں، جب اور جیسا حکم آئے سر تسلیم خم کر دیا جائے

3. قربانی کا

وقت کی قربانی، مال کی قربانی، کاروبار و نوکری کی قربانی، رشتوں کی

محبتوں کی قربانی

4. حرکت و عمل کا اللہ کے لیے چلنا اللہ کے لیے رکنا، سعی اور دوڑ لگانا، ایک مقام سے

دوسرے مقام کو منتقل ہونا

5. تکمیل دین کا تکمیل دین کی جدوجہد کا، جدوجہد کے عزم کا

اللہ کے رسول ﷺ نے حج اُس وقت کیا جب دین کی تکمیل کا وقت آگیا

حج پر شریعت کو مکمل کر دیا گیا

أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا